

شہادت حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا)

<?xml encoding="UTF-8">

الف۔ تاریخ شہادت

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی تاریخ شہادت کے بارے میں کئی نظر ئے پائے جا تے ہیں:

۱۔ کچھ سنی اور شیعہ علما کا نظر یہ ہے کہ آپ کی شہادت گیارہ ہجری تیرہ (۱۳) جمادی الاول کو ہوئی جن کو ہمارے علما میں سے مر حوم کلینی صاحب الامامۃ والسیاسة جناب طبری شیعہ صاحب کشف الغمہ وغیرہ نے فرمایا ہیں۔ (7)

اس نظر سے کی بناء پر حضرت زہرا نے پیغمبر اکرم کے بعد صرف پچھتر دن زندگی گزاری کیونکہ پیغمبر اکرم کی وفات ۲۸ صفر گیارہ ہجری کو ہوئی تھی۔

علامہ مجلسی (۳) صاحب منتخب التواریخ، صاحب منتہی الامال وغیرہ نے فرمایا کہ جناب سیدہ کو نین کی شہادت تین جمادی الثانی گیارہ ہجری کو ہوئی جس کی بناء پر حضرت زہرا نے پیغمبر گرامی کی وفات کے بعد پچا نوے دن زندگی گزاری۔ (8)

قارئین کرام! اس اختلاف کی دو وجہ ہوسکتی ہے:

۱۔ قدیم زمانے میں اکثر اسلامی مطالب اور تواریخ خط کو فی میں لکھا جاتا تھا خط کو فی کی خصوصیت یہ تھی کہ نقطے کے بغیر لکھا جاتا تھا لہذا پڑھنے اور لکھنے میں لوگ اشتباہ کا شکار ہو جاتے تھے جیسے ۷۵ دن حمسہ وسعون اور ۹۵ دن حمسہ وسعون کی شکل میں لکھا کر تے تھے لہذا نقطہ گزاری کے بعد اشتباہ ہوا ہے کیا حمسہ وسبعون تھا تا کہ ۷۵ دن والا نظر یہ صحیح ہو جائے یا حمسہ و تسعون صحیح ہے تاکہ ۹۵ والا نظریہ صحیح ہو جائے۔

۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ائمہ معصومین سے دو قسم کی روایات منقول ہیں ایک دستہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زہرا نے پیغمبر اکرم کے بعد پچھتر دن زندگی گزاری ہے دوسرا دستہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر کی وفات کے ۹۵ دن بعد آپ نے جام شہادت نوش فرمایا اگرچہ تاریخ شہادت حضرت زہرا کے بارے میں اور بھی نظریات ہیں لیکن معروف اور مشہور یہی مذکورہ دونوں ہیں لہذا باقی اقوال اور نظریات ذکر کر نے کی ضرورت نہیں ہے اور اسلامی جمہوری ایران میں ہمارے پیشوا مجتہدین کے مابین بھی اختلاف ہے کچھ حضرات ۱۳ جمادی الاول اور دوسرے کچھ مجتہدین ۳ جمادی الثانی کو حضرت زہرا کی شہادت مناتے ہیں لہذا حوزہ علمیہ قم میں ایام فاطمیہ کے نام سے دونوں مہینوں میں کچھ دنوں کے درس و بحث کو حضرت زہرا کے غم میں تعطیل کر تے ہیں۔

ب۔ سبب شہادت حضرت زہرا

تاریخ اسلام میں دو قسم کے خائن کسی سے مخفی نہیں ہیں:

(9) عداوت اور دشمنی کی وجہ سے حقائق اور حوادث کو تحریف کے ساتھ نقل کر نے والے۔

(10) عداوت اور دشمنی کی بناء پر تاریخ اور حوادث کی تحریف کر نے کی کوشش تو نہیں کی ہے۔

لیکن اگر تاریخ اور حقائق نقل کریں تو اپنا عقیدہ زیر سوال اور مذہب بے نقاب ہو جا تا ہے لہذا حضرت زہرا، اسلام میں مثالی خاتون ہو نے کے باوجود حضرت محمد کی لخت جگر ہو نے کے علاوہ صحابہ کرام نے پیغمبر کی وفات کے فوراً بعد حضرت زہرا کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اگر تاریخ اور روایات کا مطالعہ کریں تو فریقین کی کتابوں میں حضرت زہرا پر ڈھائے گئے مظالم کم وبیش موجود ہیں اور اکیسویں صدی کے مفکر اور محقق تعصب سے ہٹ کر غور کریں تو حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا سبب بخوبی واضح ہو جا تا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا حضرت زہرا کے وفات پانے کی علت کیا تھی؟ آپ نے فرمایا عمر نے اپنے قنفذ نامی غلام کو حکم دیا کہ اے غلام حضرت زہرا پر تلوار کا اشارہ کر جب قنفذ کی تلوار کی ضربت آپ کے نازک جسم پر لگی تو محسن سقط ہو ئے جس کی وجہ سے آپ بہت علیل ہوئیں اور دنیا سے چل بسیں (1)

سلیم ابن قیس سے نقل کیا گیا ہے کہ عمر ابن خطاب کے دور خلافت میں ایک سال تمام ملازمین کے حقوق کا آدھا حصہ کم کردیا تھا صرف قنفذ کے حقوق کو حسب سابق پورا دیا اور سلیم نے کہا میں جب اس وقت مسجد نبوی میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشہ میں حضرت علی کے ساتھ بنی ہاشم کی ایک جماعت سلمان، ابوذر مقداد محمد ابن ابو بکر، عمر ابن ابی سلمہ، قیس ابن سعد بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں جناب عباس نے حضرت علی سے پوچھا اے مولا اس سال عمر نے تمام مولازمین کے حقوق کو کم کردیا ہے لیکن قنفذ کے حقوق کو کم نہیں کیا جس کی وجہ کیا ہے؟

حضرت نے چاروں اطراف نظر دوڑائی اور آنسو بہاتے ہوئے فرمایا:

"شکر لہ ضربة ضربها فاطمة بالسوط فماتت وفي عضدها اثره كانه الدمع ."(11)

عمر نے قنفذ کے حقوق کو اس لئے کم نہیں کیا کیونکہ اس نے جو تازیانہ حضرت زہرا کے بازو پر اشارہ کیا تھا جس کا عوض یہی حقوق کا کم نہ کرنا تھا حضرت زہرا جب دنیا سے رخصت کر گئیں تو اس ضربت کا نشان آپ کے بازوئے مبارک پر بازوبند کی طرح نمایاں تھا لہذا حضرت زہرا نے قنفذ کی ضربت کی وجہ سے جام شہادت نوش فرمایا:

"قال النظام ان عمر ضرب بطن الفاطمة يوم البيعة حتى القت المحسن من بطنها." (12)

نظام نے کہا بتحقیق عمر نے حضرت فاطمہ زہرا کے شکم مبارک پر بیعت کے دن ایک ایسی ضربت لگائی جس سے ان کا بچہ محسن سقط کر گیا۔

چنانچہ صاحب میزان الاعتدال نے کہا :

"ان عمر رفص فاطمة حتى اسقطت بمحسن ."(13)

بتحقیق عمر نے حضرت زہرا پر ایک ضربت لگائی جس سے محسن سقط ہوئے ۔

نیز جناب ابراہیم ابن محمد الحدید جو الجوینی کے نام سے معروف ہیں جن کے بارے میں جناب ذہبی نے یوں تعریف کی ہے (ہو امام محدث فرید فخرالا سلام صدر الدین) انھوں نے اپنی قابل قدر گراں بہا کتاب فرائد

السمطین میں ایک لمبی روایت کو ابن عباس سے نقل کیا ہے جس کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

ایک دن پیغمبر اکرم بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت امام حسن تشریف لائے جب پیغمبر کی نظر امام پر پڑی تو گریہ کر نے لگے پھر فرمایا اے میرے فرزند میرے قریب تشریف لائیں امام پیغمبر کے قریب آئے تو پیغمبر نے ان کو اپنی دائیں ران پہ بٹھایا پھر امام حسین آئے جب پیغمبر کی نظر آپ پر پڑی تو روتے ہوئے فرمایا اے میرے فرزند میرے قریب تشریف لائیں امام آنحضرت کے قریب آئے تو آنحضرت نے آپ کو اپنی بائیں ران پہ بٹھا یا اتنے میں جناب سیدہ فاطمہ زہرا تشریف لائیں تو ان کے نظر آتے ہی آپ رونے لگے اور فرمایا اے میری بیٹی فاطمہ میرے قریب تشریف لائیں آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو اپنے قریب بٹھا یا پھر جناب امام علی تشریف لائے جب پیغمبر اکرم کو حضرت علی نظر آئے تو گریہ کرتے ہوئے فرمایا اے میرے بھائی میرے قریب تشریف لائیں پیغمبر نے حضرت علی کو اپنے دائیں طرف بٹھا یا اور حضرت زہرا کی فضیلت بیان کرنے کے بعد آنحضرت نے حضرت زہرا(س) کے بارے میں رونے کا سبب اس طرح بیان فرمایا :

"وانی لماراتیہا ذکر ما یصنع بہا بعدی کانی بہا وقد دخل الذل بیتہا وانتہکت حرمتہا وغصب حقہا ومنعت ارثہا وکسر جنبہا واسقطت جنبینہا وہی تنادی یا محمداہ فلاتجاب وتسغیث فلا تغاث۔" (14)

بتحقیق جو سلوک میری رحلت کے بعد حضرت زہرا کے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے یاد آنے سے جب بھی حضرت زہرا نظر آتی ہیں بے اختیار آنسو آجاتے ہیں کہ میرے مرنے کے بعد ان کی حرمت پائمال اور ان کے گھر پر ذلت و خواری کا حملہ ان کے حقوق دینے سے انکار ان کا ارث دینے سے منع کر کے ان کا پہلو شہید کیا جائے گا اور ان کا بچہ سقط ہوگا اور وہ فریاد کرتی ہوئی یا محمد اہ کی آواز بلند کریں گی لیکن کوئی جواب دینے والا نہیں ہو گا وہ استغاثہ کریں گی لیکن ان کے استغاثہ پر لبیک کہنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ان مذکورہ روایات سے بخوبی روشن ہو جاتا ہے کہ حضرت زہرا کے پیغمبر اکرم کی رحلت کے فوراً بعد شہید ہونے کا سبب صحابہ کرام کی طرف سے

ڈھائے گئے مظالم ہیں جن کا تحمل زمین اور آسمان کو نہ ہونے کا اعتراف خود حضرت زہرا نے کیا ہے:

صبت علی مصائب لوانہا

صبت علی الایام صرن لیا لیا (15)

ترجمہ : مجھ پر ایسی مصیبتیں اور مشقتیں ڈھائی گئیں اگر دنوں پر ڈھائی جاتی تو دن اور رات بھی برداشت نہ کرتے۔

پس خود اہل سنت کے معروف مورخین اور مؤلفین کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے درج ذیل مطالب روشن ہو جاتے ہیں :

(16) پیغمبر اکرم کی رحلت کے نو دن بعد فدک کو غصب کیا گیا۔

(17) پیغمبر اکرم کی تجہیز و تکفین سے پہلے امامت اور خلافت کے ساتھ بازی کی گئی (۳) زہرا کے دولت سرا پر حملہ کر کے ان کی شخصیت کو پائمال کر دیا گیا ان کے دروازے کو آگ لگا ئی گئی حضرت زہرا پر لگی ہوئی ضربت نے حضرت زہرا کو مظلومیت کے ساتھ شہید کیا (۲)

لہذا وصیت میں حضرت زہرا نے فرمایا مجھے رات کو تجہیز و تکفین کرنا جس کا فلسفہ یہ تھا کہ زہرا دنیا کو یہ بتانا چاہتی تھیں کہ میں ان پر راضی نہیں ہو چو نکہ ان کے ہاتھوں ڈھائے گئے مظالم قابل عفو و درگزر نہیں ہے۔

- (7) بحار الانوار جلد ۴۳ ص ۱۹۳.
- (8) کافی ج ۱ ص ۴۵۸ الامامة و السياسة ج ۱ ص ۲۰ دلائل الامامة كشف الغمہ.
- ۲- یہ نظریہ ہمارے علماء میسے جناب کفعمی (۱) سید ابن طاووس (9)
- (10) مصباح کفعمی ص ۵۱۱ (11) اقبال الاعمال ص ۶۲۳. (۳) بحار جلد ۴۳ ص ۱۷۰ . منتخب التواریخ منتهی الامال .
- (12) برخانہ زہرا چہ گذشت ص ۵۰ بحار الانوار ج ۴۳.
- (13) کتاب بیت الا حزان ص ۱۴۳ . (14) الوافی بالوافیات جلد ۶ ص ۱۷.
- (14) میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۱۳۹ .
- (15) فرائد السمطین (نقل از کتاب الحجۃ الغرّ)
- (16) وفاء الوفاء جلد ۲ ص ۴۴۴ .
- (17) نقل از کتاب الحتہ الغرا .